ضمیمہ: اعداد و شمار کی توضیح

1) **جی ڈی پی:** جاری سال، جس کے لیے پورے مالی سال کے اصل جی ڈی پی اعداد و شمار ابھی تک دستیاب نہیں، اسٹیٹ بینک منصوبہ بندی کمیشن کے سالانہ منصوبے میں دیے گئے جی ڈی پی ہدف کو استعمال کر کے جی ڈی پی کے ساتھ مختلف متغیرات مثلاً مالیاتی خسارہ، سرکاری قرضہ، جاری کھاتے کا توازن، تجارتی توازن وغیرہ کے تناسبات کا حساب لگاتا ہے۔ رپورٹ کے باب 1 کے منظر نامے کے سیکشن میں اسٹیٹ بینک اپنے تخمینے استعمال کرتا ہے۔

2) **مہنگائی:** مہنگائی کا حساب لگانے کے لیے عموماً تین اعداد استعمال ہوتے ہیں: (i) مدت کی اوسط مہنگائی، (ii) سال بسال یا سالانہ مہنگائی، اور (iii) ماہ بہ ماہ یا ماہانہ مہنگائی۔ مدتی اوسط مہنگائی کا مطلب ہے جولائی سے لے کر سال کے کسی مہینے تک اوسط مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (قومی، شہری اور دیہی) میں گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں فیصد تبدیلی۔ سال بسال مہنگائی کسی خاص مہینے کی صارف اشاریہ قیمت میں پچھلے سال کے اسی مہینے کے مقابلے میں فیصد تبدیلی کو کہتے ہیں جبکہ ماہانہ مہنگائی کسی خاص مہینے کی صارف اشاریہ قیمت میں گذشتہ مہینے کے مقابلے میں فیصد تبدیلی ہے۔ مہنگائی کی ان تعریفوں کے کلیے ذیل میں دیے گئے ہیں۔

$$\text{Period average inflation} = \left(\frac{\sum_{i=0}^{t-1} I_{t-i}}{\sum_{i=0}^{t-1} I_{t-12-i}} - 1 \right) \times 100$$

$$\text{YoY inflation} = \left(\frac{I_t}{I_{t-12}} - 1 \right) \times 100$$

$$\text{Monthly inflation} = \left(\frac{I_t}{I_{t-1}} - 1 \right) \times 100$$

جہاں I_t سے مراد سال کے t^{th} مہینے میں صارف اشاریہ قیمت ہے۔ صارف اشاریہ قیمت قومی، شہری یا دیہی ہو سکتا ہے۔

طریقہ کار کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے براہ مہربانی دیکھیے:
www.pbs.gov.pk/sites/default/files/price_statistics/methodology_price.pdf

3) **قرضے کے اسٹاک میں تبدیلی بمقابلہ مالیاتی خسارے کی مالکاری:** مجموعی سرکاری قرضے کے اسٹاک میں تبدیلی وزارت خزانہ کے فراہم کردہ مالیاتی مالکاری کے اعداد و شمار کے مطابق نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ مختلف عوامل ہیں: (i) قرضے کے اسٹاک میں حکومتی قرض گیری کی مجموعی قدر شامل ہوتی ہے جبکہ مالکاری کا حساب لگاتے وقت حکومتی قرض گیری کی بینکاری نظام میں اس کی امانتوں سے مطابقت کی جاتی ہے، (ii) روپے اور دیگر کرنسیوں کی امریکی ڈالر کے مقابلے میں شرح مبادلہ کی تبدیلیوں کی وجہ سے بھی قرضے کے اسٹاک میں تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔

4) **حکومتی قرض گیری:** بینکاری نظام سے حکومتی قرض گیری کی مختلف شکلیں ہیں اور ہر شکل کے اپنے خواص اور مضمرات ہیں جن پر ذیل میں بحث کی گئی ہے:

(الف) **اعانت میزانیہ کے لیے حکومتی قرض گیری:**

اسٹیٹ بینک سے قرض: اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ کے سیکشن 9 سی (1) کے مطابق (28 جنوری 2022ء تک ترمیم کے مطابق)، اسٹیٹ بینک " حکومت، یا حکومت کے زیر ملکیت کسی ادارے یا کسی دوسرے سرکاری ادارے کو براہ راست قرضہ فراہم نہیں کرے گا یا کسی بھی ذمہ داریوں کی ضمانت نہیں دے گا۔" اس ترمیم کے مطابق، اسٹیٹ بینک سے لیا گیا قرضہ جون 2019ء سے مارکیٹ سے متعلقہ ٹریژری بلز (ایم آر ٹی بیز) کے اسٹاک کی پی آئی بیز میں از سرِ نو خاکہ بندی کے بعد، اسٹیٹ بینک کے زیرِ تحویل سرکاری تمسکات کے اسٹاک کو ظاہر کرتا ہے۔ اسٹیٹ بینک سے لیے گئے خالص قرضوں میں تبدیلی بنیادی طور پر سرکاری تمسکات کے اسٹاک میں تبدیلی، اسٹیٹ بینک کے زیرِ تحویل حکومتی (وفاقی اور صوبائی حکومتوں) ڈپازٹس میں تبدیلیوں اور سرکاری تمسکات، وغیرہ پر جمع شدہ منافع کی عکاسی کرتی ہے۔

جدولی بینکوں سے قرض: یہ قرض زیادہ تر (i) ماہانہ، سہ ماہی، ششماہی اور بارہ ماہی مارکیٹ ٹریژری بلز (ایم ٹی بیز) کی پندرہ روزہ نیلامی؛ (ii) 2، 3، 5، 10، 15، 20 اور 30 سال کے معینہ شرح کے پاکستان انویسٹمنٹ بانڈ (پی آئی بیز) کی نیلامی؛ (iii) 2، 3، 5، 10 سال کے رواں شرح کے پی آئی بیز؛ (iv) صکوک اور (v) صکوک کے بیع موجل (موخر ادائیگی کی بنیاد پر) کے ذریعے لیا جاتا ہے۔ تاہم صوبائی حکومتوں کو خسارے کی مالکاری کے لیے جدولی بینکوں سے براہِ راست قرض لینے کی اجازت نہیں۔

(ب) **اجناسی مالکاری:** وفاقی حکومت اور صوبائی حکومتیں اجناس مثلاً گندم، چینی وغیرہ کی خریداری کے لیے متعلقہ اداروں کے ذریعے جدولی بینکوں سے قرض لے سکتی ہیں۔

5) **اعداد و شمار کے مختلف ماخذوں کے اختلافات:** مختلف متغیرات مثلاً حکومتی قرض گیری، بیرونی تجارت وغیرہ کے اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار وزارت خزانہ اور پاکستان دفتر شماریات کی فراہم کردہ معلومات سے ہم آہنگ نہیں ہوتے۔ اس کی وجہ شماریاتی تعریفوں، کوریج وغیرہ کا فرق ہے۔ اس کی بعض صورتیں ذیل میں بیان کی گئی ہیں۔

(الف) **بجٹ خسارے کی مالکاری (وزارت خزانہ بمقابلہ اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار):** وزارت خزانہ کی فراہم کردہ مالیاتی کارروائیوں کی سہ ماہیوں کی جدولوں اور اسٹیٹ بینک کے زری سروے میں دیے گئے اعداد و شمار میں اکثر فرق ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وزارت خزانہ حکومت کے بینکوں سے قرض کے اعداد و شمار نقد کی بنیاد پر دیتی ہے جبکہ اسٹیٹ بینک کا زری سروے واجب الوصول (accrual) بنیاد پر مرتب کیا جاتا ہے یعنی اس میں ٹی بلز پر جمع شدہ سودی ادائیگیاں شامل کی جاتی ہیں۔

(ب) **بیرونی تجارت (اسٹیٹ بینک بمقابلہ پاکستان دفتر شماریات):** ادائیگیوں کے توازن میں اسٹیٹ بینک کے تجارتی اعداد و شمار پاکستان دفتر شماریات سے مطابقت نہیں رکھتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک کی مرتب کردہ شماریات بینکوں کی جانب سے زرمبادلہ کی اصل وصولی اور ادائیگی پر مشتمل ہوتی ہیں جبکہ پاکستان دفتر شماریات اجناس کی اصل نقل و حرکت (کسٹم ریکارڈ) کے مطابق اعداد و شمار ریکارڈ کرتا ہے۔